روزنامہ
الفضل
ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲/۷۷ | سوموار ۲۵ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ، ۲۷ وفا ۱۳۷۱ہش، ۲۷ جولائی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۶۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غفلت گناہوں کی جڑ ہے

صفات الٰہیہ پر ایمان لانے کی کوشش کرو۔ انسان اگر خدا کے علیم و خبیر اور احکم الحٰکمین ہونے پر ہی ایمان لاوے اور یقین جانے کہ میں اس کی نظر سے کسی وقت اور کسی جگہ غائب نہیں ہو سکتا تو پھر بدی کہاں اور کیسے ممکن ہے کہ سرزد ہو۔ غفلت کو چھوڑ دو کیونکہ غفلت گناہوں کی جڑ ہے۔

(اقتباس۔ خطبہ حضرت امام جماعت الاوّل۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے ۲۰۔ مارچ ۱۹۰۸ء)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دنیا میں جس قدر مشورے نفس پرستی اور شہوت پرستی وغیرہ کے ہوتے ہیں۔ ان سب کا ماخذ نفسِ امّارہ ہی ہے لیکن اگر انسان کوشش کرے تو اسی امّارہ سے پھر وہ لوّامہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ کوشش میں ایک برکت ہوتی ہے اور اس سے بھی بہت کچھ تغیرات ہو جاتے ہیں پہلوانوں کو دیکھو کہ وہ ورزش اور محنت سے بدن کو کیا کچھ بنا لیتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ محنت اور کوشش سے نفس کی اصلاح نہ ہو سکے۔ نفس امّارہ کی مثال آگ کی ہے جو کہ مشتعل ہو کر ایک جوش طبیعت میں پیدا کرتا ہے جس سے انسان حدِّ اعتدال سے گذر جاتا ہے۔ لیکن جیسے پانی آگ سے گرم ہو کر آگ کی مثال تو ہو جاتا ہے اور جو کام آگ سے لیتے ہیں وہ اس سے بھی لے لیتے ہیں۔ مگر جب اسی پانی کو آگ کے اوپر گرایا جائے تو وہ اس آگ کو بجھا دیتا ہے۔ کیونکہ ذاتی صفت اس کی آگ کو بجھانا ہے۔ وہ وہی رہے گی۔ ایسے ہی اگر انسان کی روح نفسِ امّارہ کی آگ سے خواہ کتنی ہی گرم کیوں نہ ہو مگر جب وہ نفس سے مقابلہ کرے گی اور اس کے اوپر گرے گی تو اسے مغلوب کر کے چھوڑے گی۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۲۳)

سات سال تک اسیر راہ مولا رہنے والے

محترم قریشی ناصر احمد صاحب کو بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا

نمازِ جنازہ میں اہلِ ربوہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی

سکھر جیل میں سات سال تک اسیر راہ مولا رہنے والے محترم پروفیسر قریشی ناصر احمد صاحب کو ہفتہ ۲۵ جولائی ۱۹۹۲ء کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ آپ ۲۴ جولائی کو صبح ۶ بجے جناح ہسپتال کراچی میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے تھے۔ آپ کی عمر ۵۶ سال تھی۔

محترم قریشی ناصر احمد صاحب کو صبح سوا پانچ بجے دل کا دورہ پڑا۔ آپ کو فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا۔ لیکن آپ جانبر نہ ہو سکے۔ آپ لمبے عرصے سے دل کے مریض تھے اسیری میں بھی آپ کو دل کی تکلیف ہوتی رہی رہائی کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ وفات سے دو دن قبل آپ کو دل کا ایک دورہ پڑا۔ اور وفات سے ایک دن قبل دل کا دوسرا دورہ پڑا۔ اور تیسرا دورہ جان لیوا ثابت ہوا۔

آپ کا جسد خاکی گیسٹ ہاؤس کراچی لایا گیا۔ احباب کراچی نے احمدیہ ہال میں دن کے دو بجے آپکی نمازِ جنازہ ادا کی۔ جس کے بعد سپر ایکسپریس کے ذریعہ جنازہ ربوہ روانہ کیا گیا۔

سپر ایکسپریس ہفتہ کے روز پونے تین بجے ربوہ پہنچی۔ ریلوے اسٹیشن پر دیگر احباب کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ کے مستعد اور فرض شناس کارکنوں کی ایک بڑی تعداد نے جنازہ کا استقبال کیا۔ یہاں سے جنازہ دار الضیافت لایا گیا۔

نمازِ عصر کے بعد بیت المبارک کے شرقی احاطہ میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں اہل ربوہ کی کثیر تعداد شامل ہوئی۔ موصی ہونے کی وجہ سے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی جہاں تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے دعا کرائی۔

حالات زندگی

محترم قریشی ناصر احمد صاحب ۱۹۳۶ء میں سکھر میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ایم اے (انگلش)، بی ایڈ، ایل ایل بی تک تعلیم پائی۔ ایل ایل بی کے امتحان میں آپ پورے صوبہ سندھ میں اوّل رہے۔ آپ نے ۲۷ سال تک سرکاری سروس کی۔ آپ دوران ملازمت لاڑکانہ میں ہیڈ ماسٹر، دادو، لاڑکانہ اور نوابشاہ میں ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر اور گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن سکھر میں اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر فائز رہے۔ آپ کا تعلیمی کیریئر اور عرصہ ملازمت ایک ذہین اور اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص کا روشن دور تھا۔ اپنے اور بیگانے سبھی آپکی علمی صلاحیتوں کے قدردان تھے

۱۹۸۴ء میں آپ اپنے عظیم والد قریشی عبدالرحمن صاحب امیر ضلع سکھر کے احمدیت پر قربان ہو جانے کے بعد امیر ضلع سکھر بنے۔ اور اس عہدہ پر سال بھر خدمات انجام دینے کی توفیق پائی مئی ۱۹۸۵ء میں آپ پر قتل کا مقدمہ بنا دیا گیا۔ ایک فوجی عدالت نے اس کی سماعت کے بعد آپ کو اور آپ کے حقیقی بھائی محترم قریشی رفیع احمد صاحب کو سزائے موت سنائی۔ سزائے موت کا اعلان مارشل لاء اٹھنے کے قریباً تین ماہ بعد کیا گیا۔ ۱۹۸۹ء میں جب حکومت نے موت کی سزا پانے والے تمام افراد کی سزائے موت صدارتی حکم کے ذریعہ منسوخ کر کے عمر قید میں تبدیل کر دی تو آپ اور آپ کے بھائی مکرم قریشی رفیع احمد صاحب کی سزائے موت بھی ختم ہو کر عمر قید میں تبدیل ہو گئی۔

آپ کی بریّت کے لئے ہونے والی قانونی جنگ بالآخر اس سال ۱۳ جنوری ۱۹۹۲ء کو کامیابی سے ہمکنار ہوئی جب سندھ ہائیکورٹ نے آپ کو تمام الزامات سے بری قرار دے

باقی صفحہ پر

مکرم منظفر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ کے والد مکرم بشیر احمد صاحب آف تانی چک ضلع شیخوپورہ چند ماہ سے علیل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفاء کاملہ و عاجلہ کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۷۔ وفا ۱۳۷۱ ہش — ۲۷۔ جولائی ۱۹۹۲ء

علم — خدا تعالیٰ کی عطا

علم سیکھنے کے کئی طریقے ہیں۔ ہم پڑھ کر علم سیکھتے ہیں۔ ہم دیکھ کر بھی علم سیکھتے ہیں۔ اور ہم سُن کر بھی علم سیکھتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ تینوں طریق اور ان کے علاوہ بھی اگر کوئی اور طریق سامنے آئے تو اس کے ذریعہ علم سیکھنا چاہیئے اور سیکھتے رہنا چاہیئے۔ علم تو ایک ناپیدا کنار سمندر ہے۔ جتنا علم حاصل کیا جائے کم ہے۔ بلکہ جتنا علم حاصل کیا جائے اتنا ہی اور سیکھنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ علم نہ سیکھنے کی خواہش صرف ایسے دل میں ہی پیدا ہو سکتی ہے جو بے علم ہے۔ اسے علم کا پتہ ہی نہیں کیا ہے۔ اس لئے وہ علم حاصل کرنے سے اپنے آپ کو بے نیاز سمجھتا ہے۔ لیکن علم سیکھنا شروع کر دیں تو اس کی چاٹ لگ جاتی ہے اور پھر انسان ساری عمر علم سیکھتا ہی رہتا ہے۔

حضرت امام جماعت الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ آپ تو ہر علم کی کتاب جو میسّر آجائے پڑھ لیتے ہیں۔ گویا کہ علم کی حدود بھی متعین نہیں کرتے اور اپنے ذوق کو بھی محدود نہیں کرتے۔ اور دنیاوی زندگی کے ہر پہلو پر کچھ نہ کچھ جاننا بلکہ زیادہ سے زیادہ جانتے رہنا ہی علم کا حصول کہلاتا ہے۔

دنیاوی علم کے علاوہ ایک اور علم بھی ہے اور وہ ہے روحانی علم۔ یہ علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ اس کے حصول کے لئے بھی دل میں جذبہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر بات — روحانی بات — کے لئے انسان خدا تعالیٰ کی طرف نگاہ رکھے اور اس سے مانگے اور اس سے سیکھے۔ اللہ تعالیٰ روحانی علم بھی کئی طریق سے سکھاتا ہے۔ کوئی بات کر کے انسان کو کسی بات سے آگاہ کر دیتا ہے۔ کوئی خیال دل میں ڈال کر بات کی تہ تک پہنچا دیتا ہے اور کسی بات کے متعلق سوچنے کی توفیق عطا کر دیتا ہے۔ اور اس دی ہوئی توفیق کے مطابق نتائج بھی پیدا کر دیتا ہے۔ یہ طریق سب سے زیادہ عام ہے۔ اور سب سے زیادہ تعداد میں لوگ اس طریق پر اللہ تعالیٰ سے سیکھتے ہیں۔ وہ جانتے یا نہ جانیں۔ وہ اس بات کو مانیں یا نہ مانیں۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ کسی خاص نہج پر سوچ کر کسی نتیجہ پر پہنچنے کے لئے بھی خدا ہی مدد کرتا ہے۔ خاص طور پر ان باتوں کے سلسلہ میں جنہیں رُوحانی کہا جا سکتا ہے۔ پس ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے۔ کہ وہ ہمیں علم سکھائے۔ علم سیکھنے میں ہماری مدد فرمائے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے علم سے خود بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور اوروں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔

نہ زندگی کا مجھے ڈر نہ موت کا ڈر ہے
زمین بھی مرا گھر، آسمان بھی گھر ہے
تمہاری میلی نظر میرا کیا بگاڑے گی
مری نگاہ میں دونوں جہاں کا منظر ہے

ــــــ ابوالاقبال

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ کی یادیں

اے مری محبوب تیرا خُلد میں ہے آشیاں
چھوڑ کر مغموم سب کو جا بسی ہیں اُس جہاں

میرے پیارے حضرتِ طاہر بڑے غمگین ہیں
دُکھ میں روئی ہے جماعت، اور تیری بیٹیاں

مَیں کراچی میں تھی جب پہنچی یہ خبر جانکاہ
کیا مری حالت ہوئی تب، اگر سکوں کیسے بیاں

ملتی تھیں رو کر گلے مجھ سے، کہ مَیں لندن سے تھی
ساری کالونی کی بہنیں رو رہی تھیں، بچیاں

آپ تھیں اِک حورِ جنّت سادگی تھی پُر وقار
نہ ریا تھا نہ تکلّف نہ تکبّر کا نشاں

دِل میں اُٹھتی ہے تمنّا کاش آجائیں نظر
گھر کے کونے سے کسی پردے سے ہو جائیں عیاں

یہ خیالِ خام ہے ایسا کبھی ہوتا بھی ہے؟
جو گیا ہے اُس جہاں، واپس وہ آیا ہے کہاں

تیرے حق میں سب یہ کرتے ہیں دعا صُبح و مَسا
ہوں بلند درجات تیرے قربِ مولیٰ میں وہاں

ناصرہ خالق سے ڈر کچھ عاقبت کی فکر کر
فانی تو ہے یہ زندگی تم نے بھی جانا ہے وہاں

ناصرہ ندیم

خدا شناسی کی طرف جلد قدم اُٹھائیں

یہ دنیا چند روزہ ہے اور ایسا مقام ہے کہ آخر فنا ہے۔ اندر ہی اندر اس فنا کا سامان لگا ہوا ہے۔ وہ اپنا کام کر رہا ہے۔ مگر خبر نہیں ہوتی۔ اس لئے خدا شناسی کی طرف قدم جلد اٹھانا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کا مزہ اسے آتا ہے۔ جو اسے شناخت کرے اور جو اس کی طرف صدق و وفا سے قدم نہیں اٹھاتا اس کی دعا کھُلے طور پر قبول نہیں ہوتی

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۹۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب - اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

تلقین عمل

اب میں یہ ہدایت دیتا ہوں کہ ہر سال مرکز کی طرف سے باہر سے آنیوالے خدام کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھانے کا انتظام کیا جائے - اور ہر جماعت کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنا ایک ایک نمائندہ یہاں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجے - یہاں ان کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھانے کا باقاعدہ انتظام کیا جائے گا - اور اس کے بعد انکو اس امر کا ذمہ دار قرار دیا جائے گا کہ وہ باہر اپنی اپنی جماعتوں میں قرآن کریم کا درس جاری کریں اور جن کو قرآن کریم کا ترجمہ نہیں آتا ان کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھائیں - یہاں تک کہ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے، نہ بچہ نہ جوان نہ بوڑھا جسے قرآن کریم کا ترجمہ نہ آتا ہو پس آج میں یہ نئی ہدایت دیتا ہوں کہ ہر خدام الاحمدیہ کی جماعت میں سے ایک ایک نمائندہ قرآن کریم کے اس درس میں شامل ہونے کے لئے بلوایا جائے تاکہ وہ اور لوگوں کو اپنی جماعت میں تعلیم دے سکیں - میں ابھی یہ نہیں کہتا کہ جبراً ہر جماعت میں سے ایک ایک نمائندہ بلوایا جائے - مگر میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ مرکز کو اتنی کوشش ضرور کرنی چاہئیے - جو جبر کے قریب قریب ہو - گویا جبر بھی نہ ہو - اور معمولی کوشش بھی نہ ہو بلکہ پوری کوشش کی جائے کہ ہر جماعت کے نمائندے قادیان بلوائے جائیں اور ان کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھایا جائے - اس غرض کے لئے ہر سال ایک ماہ کی مدت کافی ہے - اس ایک مہینے میں باہر سے آنے والے نمائندگان کو پڑھانے کے لئے جماعت کے چوٹی کے علماء مقرر کئے جا سکتے ہیں اور خدام الاحمدیہ اگر چاہیں تو اس ماہ میں مجھ سے بھی مدد لے سکتے ہیں - ہم اس ایک ماہ کے درس کے لئے انہیں اپنی جماعت کے چوٹی کے عالم دے دیں گے جو آنے والوں کو قرآن کریم پڑھا دیں گے - یہ ضروری نہیں کہ پہلے سال میں انہیں قرآن کریم کا مکمل ترجمہ پڑھا دیا جائے - اگر ایک ماہ میں دس یا پندرہ سیپارے بھی پڑھا دئے جائیں تو اگلے ایک یا دو سالوں میں وہ سارا ترجمہ پڑھ سکتے ہیں - اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو تین سال کے اندر اندر ہر جماعت میں ایسے آدمی پیدا ہو جائیں گے جو قرآن کریم کو اچھی طرح جانتے ہوں گے اور دوسروں کو بھی قرآن کریم پڑھا سکیں گے - قرآن کریم کے ترجمہ اور اس کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے کسی قدر صرف و نحو کی بھی ضرورت ہوا کرتی ہے اس غرض کے لئے ایک کورس مقرر کیا جائے گا - تاکہ وہ صرف و نحو سے بھی واقف ہو جائیں - ممکن ہے صرف و نحو کے اس کورس کی وجہ سے قرآن کریم کا ترجمہ زیادہ نہ پڑھا جا سکے - لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آئندہ سالوں میں صرف و نحو جاننے کی وجہ سے وہ زیادہ عمدگی سے قرآن کریم کا بقیہ حصہ پڑھ سکیں گے اور زیادہ عمدگی سے دوسروں کو پڑھا سکیں گے - جب تک تھوڑی بہت صرف و نحو نہ آتی ہو اس وقت تک دوسروں کو پڑھانا آسان نہیں بلکہ مشکل ہوتا ہے - میری دوسری ہدایت تعلیمی نقطۂ نگاہ سے یہ ہے کہ خدام الاحمدیہ کا نہ صرف قرآن کریم کے ترجمہ سے بلکہ بعض اور دینی علوم سے بھی واقف ہونا ضروری ہے - مگر وہ علوم آہستہ آہستہ ہی حاصل ہو سکتے ہیں - فوری طور ان کا حاصل ہونا ناممکن ہے اور اصل بات تو یہ ہے کہ سارے علوم قرآن کریم میں پائے جاتے ہیں - اگر انسان کو قرآن کا صحیح علم ہو تو اسے اور علوم خود بخود حاصل ہو جاتے ہیں اور اسی مقصد کے لئے میں نے ہدایت دی ہے کہ ہر سال یہاں بیرونی جماعتوں سے آنے والے نمائندگان کو قرآن کریم پڑھانے کا انتظام ہونا چاہئیے - مگر جب تک یہ سکیم مکمل نہیں ہوتی اور جب تک دو تین سال کے بعد یہاں سے تعلیم حاصل کر کے لوگ اپنی اپنی جماعتوں میں درس شروع نہیں کر دیتے - اس وقت تک ضروری ہے کہ دینی علوم سے جماعت کے لوگوں کو واقف رکھنے کے لئے بعض اور ذرائع پر بھی عمل کیا جائے - جب انہیں دینی لحاظ سے مکمل واقفیت حاصل ہو جائے گی تو اس کے بعد یہ سوال پیدا ہوگا کہ انہوں نے جو کچھ سیکھا ہے اسے لوگوں کے سامنے کس طرح پیش کرنا چاہئیے - خدام الاحمدیہ نے اپنی واقفیت بڑھانے کے لئے کچھ عرصہ سے ایک طریق جاری کیا ہوا ہے جو بہت مفید ہے اور وہ طریق یہ ہے کہ ہر سال حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا یا میری لکھی ہوئی کتابوں میں سے کسی کتاب کا وہ امتحان لیتے ہیں - یہ طریق یقیناً مفید ہے اور اس میں شامل ہو کر ہر شخص اپنی دینی معلومات میں بہت کچھ اضافہ کر سکتا ہے۔

اس کے علاوہ میں آج کل حدیث کی ایک نئی کتاب مرتب کر رہا ہوں - جس میں ایک ہزار حدیثیں جمع ہونگی - آٹھ سو احادیث مرتب کی جا چکی ہیں صرف دو سو حدیثیں باقی ہیں ان کا بھی (اللہ نے چاہا تو) جلدی انتخاب کر لیا جائے گا - اور پھر اس کتاب کو شائع کر کے اسے مدرسہ احمدیہ کے نصاب میں شامل کر دیا جائے گا - حدیث کی اس کتاب کا امتحان ہر خادم کے لئے لازم قرار دیا جائے گا - تاکہ ہم میں سے ہر شخص کو معلوم ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی زندگی کے متعلق کیا ہدایات دی ہیں جس طرح میری سکیم کے ماتحت آئندہ قرآن کریم کا درس ہوا کرے گا - اسی طرح حدیث کی اس کتاب کا بھی (اللہ نے چاہا تو) پڑھایا جائے گا. تاکہ حدیث سے بھی ہر شخص کو مس اور موانست پیدا ہو جائے - گویا دینی واقفیت کے لئے یہ تین چیزیں ضروری ہیں - اول قرآن کریم کا ترجمہ، دوئم حدیث، سوئم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب - حدیث کی واقفیت کے لئے میں نے بتایا ہے کہ کتاب لکھی جا رہی ہے اور عنقریب چھپنے والی ہے - ہر خادم کے لئے اس کتاب کا پڑھنا اور پھر اس کتاب کے امتحان میں شامل ہونا لازمی ہوگا - کیونکہ اس کتاب میں ایسی ہی حدیثیں جمع کی گئی ہیں کہ اعلیٰ درجہ کے کیریکٹر کے متعلق ہیں - یا انسانی فرائض اور ذمہ داریوں سے تعلق رکھتی ہیں اور یا پھر ہمارے (---) کے متعلق ہیں - اکثر حدیثیں منتخب کر لی گئی ہیں - صرف تھوڑا سا حصہ باقی ہے - جس کے متعلق میں امید کرتا ہوں کہ وہ بھی جلد پورا ہو جائے گا - اس کے علاوہ میری یہ بھی خواہش ہے کہ علماء کی مجلس سے مشورہ لے کر ایک مختصر کورس شائع کیا جائے جو عقائد، فقہ اور اخلاق پر مشتمل ہو یعنی کتاب تو ایک ہو مگر اس کا ایک باب العقائد کے متعلق ہو ایک باب علم الاعمال کے متعلق ہو - جس میں فقہی کتابوں میں سے موٹے موٹے عنوانات لے لئے جائیں اور ان کے متعلق جو ضروری مسائل ہیں جمع کر دئے جائیں - اور تیسرا حصہ علم الاخلاق کے متعلق ہو جس میں یہ بتایا گیا ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق کے متعلق کیا تعلیم دی ہے - میرا منشاء یہ ہے کہ ایک مختصر سی کتاب تیار ہو جائے جو اڑھائی تین سو صفحوں سے زائد نہ ہو اور جس میں یہ تینوں باب الگ الگ ہوں تاکہ پڑھنے اور یاد کرنے میں سہولت ہو اور پھر اس کورس کا بھی ہر خادم کے لئے پڑھنا ضروری قرار دیا جائے۔

دوسرا حصہ یہ ہے کہ ہم نے جو کچھ کہنا ہے اس کے متعلق ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئیے کہ ہم نے کس طرح کہنا ہے - درحقیقت ہمارے اخلاق کبھی بھی درست نہیں ہو سکتے - جب تک ہم اس امر کو اچھی طرح ذہن نشین نہیں کر لیتے کہ ہمیں دوسروں سے کوئی بات کس طرح کہنی چاہئیے - مگر یہ امر یاد رکھو کہ کہنا چاہئیے میں کرنا چاہئیے بھی شامل ہے - جس طرح ہم نے کیا کہنا ہے میں، کیا کرنا چاہئیے بھی شامل ہے - اسی طرح کس طرح کہنا چاہئیے میں کس طرح کرنا چاہئیے بھی شامل ہے - اس کی طرف بھی بہت توجہ کی ضرورت ہے - علمی حصے کی کمی کبھی بعض اور ذرائع سے پوری ہوتی رہتی ہے مثلاً سلسلہ کی طرف سے مختلف کتابیں چھپتی رہتی ہیں - اخبار شائع ہوتا ہے - اور اس طرح علمی لحاظ سے جماعت کے سامنے ہمیشہ مفید معلومات پیش ہوتے رہتے ہیں - لیکن ہم نے جو کچھ کہنا ہے وہ کس طرح کہنا ہے اور کس طرح کرنا چاہئیے - اس کی خالص ذمہ داری خدام الاحمدیہ پر عائد ہوتی ہے -

(تقریر فرمودہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۴ء)

واقفین نو کی بابت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"یہ بچے قربانی کے مینڈھے سے بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں اور ان کے ماں باپ کو اس سے بہت زیادہ محبت سے ان کو خدا کے حضور پیش کرنا چاہئیے جتنی محبت سے خدا کی راہ میں بکرا ذبح کرنے والا اس کی تیاری کرتا ہے یا مینڈھے کی تیاری کرتا ہے ان کا زیور کیا ہے - وہ تقویٰ ہے - تقویٰ ہی سے یہ سجائے جائیں گے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ ستمبر ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے فرماتے ہیں :۔

کاملاں کز شوقِ دلبر مے روند
بادو صد بارے سبکتر مے روند

کامل لوگ جو دلبر کے شوق میں چلے جا رہے ہیں وہ دو سو بوجھ اٹھا کر بھی ہلکے پھلکے چلتے ہیں۔

ایں کمال آمد کہ با فرزند و زن
از ہمہ فرزند و زن یکسو شدن

کمال تو یہ ہے کہ باوجود اولاد اور بیوی کے پھر بھی اہل و عیال سے الگ ہیں۔

در جہان و باز بیروں از جہاں!
بس ہمیں آمد نشانِ کاملاں!

دنیا میں رہیں مگر اصل میں دنیا سے باہر ہوں۔ کامل لوگوں کی یہی علامت ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ جو لوگ کامل ہیں وہ اپنے محبوب کے شوق میں یوں زندگی گذار رہے ہیں کہ باوجود اس کے کہ ان پر سینکڑوں بوجھ لدے ہوتے ہوں وہ اپنے آپ کو ہلکے پھلکے سمجھتے ہیں اور اپنے محبوب کی طرف چلنے میں اور چلتے چلے جانے میں کوئی مشکل محسوس نہیں کرتے۔ دنیا میں بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنے خیال کے مطابق اپنے خدا کو راضی کرنے کے لئے ایسی عبادتوں میں مشغول ہو جاتے ہیں کہ جن سے انہیں معاشرے کو بھی خیر باد کہنا پڑتا ہے اور اپنوں اور بیگانوں سے الگ ہو کر کسی ایسی جگہ جا بیٹھتے ہیں جہاں نہ ان سے کوئی ملے اور نہ ان پر کوئی ذمہ داری عائد ہو۔ وہاں اکیلے بیٹھے وہ اپنے خیال میں اپنے طریق پر خدا کو یاد کرتے رہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ ایسا کرنا کمال کی علامت نہیں۔ کمال کی علامت تو یہ ہے کہ انسان معاشرے میں رہے۔ اس کے ہاں اولاد بھی ہو۔ بیوی بھی ہو۔ یعنی اس کے تمام رشتہ دار بھی اس کے اردگرد ہوں اور وہ معاشرے کی ذمہ داریوں کو بھی باحسن طریق اٹھاتے اور اس کے باوجود لگے ایسا کہ گویا وہ صرف اور صرف اپنے محبوب ہی کی طرف دھیان رکھتا ہے۔ نہ اسے اولاد کا خیال ہے نہ اسے بیوی کا۔ اور نہ اہل و عیال کا۔ یعنی ان کا خیال رکھنے کے باوجود سب سے زیادہ خیال اس کے دل میں اس کے محبوب کا ہو۔ یعنی خدا تعالیٰ کا۔ اور جو کام بھی وہ کرے اس میں اوّلیت اور تقدم اللہ تعالیٰ کو حاصل ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اس سے سرزد ہو اس کی پشت پر اللہ تعالیٰ کا خیال ہو۔ اللہ تعالیٰ سے محبت ہو اور وہ یہ سمجھ کر کرے کہ اگرچہ میں اپنے بیوی بچوں کے لئے یہ بات کر رہا ہوں یا اپنے معاشرے کے لئے یہ بات کر رہا ہوں لیکن میرا اصل مقصد یہ ہے کہ میں اپنے خدا تعالیٰ کو راضی کر دوں اور اس کی رضا حاصل کر دوں۔

حضور فرماتے ہیں کہ حقیقت میں کامل لوگوں کا نشان یہی ہے کہ وہ دنیا میں رہتے ہوئے بھی دنیا سے باہر ہوتے ہیں۔ اگر دنیا کو چھوڑ کر چلے جائیں اور لوگوں سے الگ ہو جائیں اور کسی ذمہ داری کو نہ اپنائیں تو یہ ان کے کمال کی نہیں بلکہ نقص کی علامت ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے انسان کو معاشرے میں پیدا کیا ہے۔ معاشرہ ہی اس کی رہنے کی جگہ ہے اور معاشرے کی ذمہ داریاں جس طرح دوسروں کو نبٹانا پڑتی ہیں اسی طرح اس شخص کو بھی نبٹانی چاہئیں اور ایسا وہ صرف اور صرف اس طرح کر سکتا ہے کہ وہ جہان یعنی دنیا میں بھی رہے اور ایسا لگے کہ دنیا سے باہر ہے کیونکہ جو کچھ وہ کرے گا۔ وہ دنیا کے نظریہ سے نہیں کرے گا بلکہ خدا تعالیٰ کے احکام کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہر بات کہے گا اور ہر کام کرے گا۔ یہی کامل کی نشانی ہے اور ہم میں سے کون شخص ایسا ہے جو کامل نہ بننا چاہتا ہو۔ ہم میں سے ہر شخص کی یہ خواہش ہے کہ ہم روحانیت میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں

یہ تین اشعار ہمارے لئے مشعل راہ کا کام دے سکتے ہیں کہ ہم دنیا کے کام بھی کریں اور نظر بھی خدا تعالیٰ کی طرف رکھیں۔ اے خدا تو ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرما

تعارف

المحراب

(صرف احباب جماعت احمدیہ کیلئے)

لجنہ اماء اللہ کراچی کی پیش کش "المحراب" جو بسلسلہ سواں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ عالمگیر ہے۔ اسکے متعلق دو باتیں ذہن میں آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ "نقاش نقش ثانی بہتر کشد از اوّل"۔ اگر المحراب کے پہلے شمارے اور اس دوسرے شمارے کا مقابلہ کیا جائے۔ تو یہ بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے کہ واقعی نقاش جب دوسری دفعہ نقش بناتا ہے تو اپنی مہارت اور تجربہ کی وجہ سے پہلے نقش سے بہت بہتر نقش پیش کرتا ہے۔ اور دوسری بات جو ذہن میں آتی ہے وہ ہے۔ "دیر آید درست آید"۔ المحراب شائع تو آج سے کئی ماہ پہلے ہو گیا تھا۔ بلکہ اسکی چند ایک کاپیاں جلسہ کے موقعہ پر قادیان بھی ارسال کر دی گئی تھیں اور اسکے بعد یہاں بھی اسکی تقسیم شروع ہو گئی۔ لیکن ہمیں ابھی تھوڑی دیر ہوئی ملا ہے اسلئے "دیر آید درست آید" کہہ رہے ہیں۔ "دیر آید" والی بات تو سمجھ آگئی۔ "درست آید" والی بات کا تعلق نقش ثانی سے ہے۔ اس پیش کش کو دیکھ کر نہ صرف دل خوش ہوتا ہے۔ بلکہ آنکھیں بھی لذت محسوس کرتی ہیں۔ نہایت خوبصورت مضامین متنوع اور مفید اور نہایت اچھا کاغذ کتابت اور ٹائٹل۔ ان کے علاوہ تصاویر نے بھی اس پیش کش کی شان کو دوبالا کر دیا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء کی تصاویر اور ان خوش قسمت بزرگوں کی جنہوں نے پہلے جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ء میں بھی شرکت کی اور اسکے بعد بھی متعدد جلسوں میں انہیں شرکت کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔ ان تصاویر کے علاوہ فنی لحاظ سے وہ تصاویر قابلِ دید ہیں۔ جو رسالے کی چوڑائی سے تین چار بلکہ پانچ گنا بڑی ہیں اور انہیں فولڈ کر کے رسالے میں پیوست کیا گیا ہے۔

جہاں تک اس رسالے کی غرض و غایت کا تعلق ہے۔ امۃ الباری ناصر سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی، اپنے اداریہ میں کہتی ہیں۔

"جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مذہبی عبادت کا درجہ نہیں رکھتا۔ مگر جماعت کی تنظیم و تربیت اور ترقی میں اس کا کردار خاصا قوی ہے۔

• جلسہ ہائے سالانہ کی روایت کے سو سال عالمگیر جماعت احمدیہ کی زندگی میں کوئی منفرد واقعہ نہیں مگر زندہ جماعتیں تحدیث نعمت کے مواقع تلاش کرتی رہتی ہیں اس لحاظ سواں جلسہ سالانہ غیر معمولی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۰ء کے موقعہ پر پیغام اس مجلہ کی تیاری کا محرک بنا۔ نقطہ آغاز پر منزل کی دشواریوں کا اندازہ نہ تھا۔ موضوع ہمہ گیر اور تحقیق طلب تھا۔ کراچی میں مطلوبہ کتب و اخبار و رسائل اور دیگر ریکارڈ کی کمیابی کے علاوہ محدود وقت میں کام مکمل کرنا بہت مشکل تھا۔ علمی کم مائگی اور ناتجربہ کاری کی دقتیں بھی حائل رہیں۔ خوب سے خوب تر کے حصول کے جنون نے بھی مضطرب رکھا۔ حضور پرنور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی آپ نے ایک روشن قندیل تھما دی۔ ("اللہ آپ کے ساتھ ہو") یہ اسکی برکت ہے کہ ہم کچھ نہ کچھ پیش کرنے کے قابل ہو سکے۔ کما حقہٗ انصاف کا دعویٰ نہیں۔ تاہم یہ دعویٰ ضرور ہے کہ کوئی بھی کوشش مکمل انصاف کر ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ روحانی کیف و سرور میں قلب و نظر کے معاملات کو احاطۂ تحریر میں لانا کسی طور ممکن نہیں ہے۔ صرف جھلک ہی دکھائی جا سکتی ہے۔

غلبۂ دین کی آنے والی صدیوں میں اس قسم کے مجلوں کے مرتبین سے گزارش ہے کہ وہ ہماری مجبوریوں کا اندازہ کر کے ان تحریروں کو مکمل کر کے لکھیں جنکو ادھوری لکھنا دل پر بھاری بوجھ رہا۔ قارئین سے التماس ہے کہ بے لکھے حروف شامل کر کے پڑھیں۔ تاکہ محرومی کا کچھ مداوا ہو سکے مجلہ کی تیاری میں مدد دینے والے محسن بزرگوں اور اپنے رفقائے کار کا شکریہ ادا کرتی ہوں جن کے مخلصانہ مشوروں اور بے لوث انتھک محنت سے یہ مشکل کام ممکن ہو سکا۔ اپنے پیارے آقا حضور ایدہ اللہ الودود، حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، اہل قادیان، اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو اس مبارک و مسعود موقعہ پر لجنہ اماء اللہ کراچی کی طرف سے مبارکباد پیش کرتی ہوں"۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جن بہنوں اور بھائیوں نے اس حسین و جمیل اور معلومات سے پر مجلہ کے سلسلے میں کوئی خدمت انجام دی ان کے اسماء گرامی اس تعارف میں شامل کر دیئے جائیں۔

نگرانِ اعلیٰ: محترم چوہدری احمد مختار صاحب، امیر جماعت احمدیہ کراچی۔

مشاورت: محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــــ لون سین

انسانی حقوق کی پاسداری

ایک اخباری خبر کے مطابق سپریم کورٹ نے تمام افسران قانون (LAW OFFICERS) کو جن کا ملک کے کسی بھی حصے سے تعلق ہے احکام جاری کئے ہیں کہ تمام ایسے معاملات جن کا انسانی حقوق کی پاسداری اور بنیادی حقوق کی خلاف ورزی سے تعلق ہو اور جو ان کے نوٹس میں آئیں وہ عدالت کے سامنے بلاواسطہ پیش کریں۔ یہ احکام صوبائی اور وفاقی افسران قانون کو دئیے گئے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ ایسے امور وہ بلاواسطہ عدالت کے سامنے پیش کریں اور ان باتوں کے لئے وہ اپنے متعلقہ محکموں کو کسی طرح بھی جواب دہ نہیں ہوں گے سپریم کورٹ نے یہ احکام اس وقت جاری کئے۔ جب وہ اسلام آباد کے ایک انسانی حقوق کے خلاف ورزی کے کیس کو سن رہے تھے۔ اس میں کم عمر بچوں سے جبری محنت لینا تعلیم تعلیم کی غلط کاریاں اور عورتوں کے خلاف جرائم کا ارتکاب اور ان کے حقوق کا غصب کرنا شامل ہے جس بنچ کے سامنے یہ کیس پیش تھا اس کے اراکین چیف جسٹس محمد افضل ظلہ جسٹس افضل لون اور جسٹس سعید الزمان صدیقی تھے۔ ان احکام کی نقول اٹارنی جنرل کو ڈپٹی اٹارنی جنرل اور چاروں صوبوں سے تعلق ہے۔ اور ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کو بھجوا دئے گئے ہیں۔

مشرق وسطیٰ کا امن / اگلا دور

مشرق وسطیٰ میں قیام امن کا اگلا دور روم میں ہوگا لیکن ابھی تک اس دور کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں کی جا سکی۔ اب جارج بش نے کہا ہے کہ وہ جیمز بیکر کو مشرق وسطیٰ بھیج رہے ہیں تاکہ وہ اس دور کے تمام شرکاء سے مل کر تاریخ کا تعین کروا سکیں۔ اس قیام امن کی کوشش کے چھ دور ہو چکے ہیں اور صرف چھٹے دور کے اختتام پر شرکاء نے کہا تھا کہ ایسا لگتا ہے کہ اب اس معاملے کا ایک سرا ہمارے ہاتھ میں آرہا ہے۔ اب چونکہ اسرائیل کی حکومت بدل گئی ہے اور ریزک رابین وزیر اعظم نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے ان سے بظاہر یہ لگتا ہے کہ قیام امن کی کوششوں کو بڑھاوا ملے گا۔ جیمز بیکر تمام شرکاء سے تاریخ کے متعلق بھی بات کریں گے اور انہیں بعض نئے خیالات سے بھی آگاہ کریں گے تاکہ اسی دور میں ان خیالات پر بھی اظہار رائے کیا جا سکے۔ بیکر نے یہ بھی کہا کہ اس سے پہلے تو ایسے دورے پر وہ سعودی عرب نہیں جاتے رہے۔ لیکن اب ان کا خیال ہے کہ چونکہ سعودی عرب مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی کوششوں کے حامی ہیں اور کسی نہ کسی طرح مددگار بھی ثابت ہوتے ہیں اس لئے وہ جاتے ہوئے سعودی عرب بھی ٹھہریں گے۔ انہیں اس کے بعد سب سے پہلے اسرائیل جانا ہو گا۔ اور پھر سیریا۔ لبنان اور اردن اور ان کے بعد وہ فلسطینیوں سے بھی وہ بات کریں گے۔

جارج بش نے اس امکان کا اظہار کیا ہے کہ اب قیام امن کی کوششیں زیادہ بہتر طریق پر آگے بڑھائی جا سکیں گی۔ اور ان کی کامیابی کا بھی بہت امکان ہے۔ شائد اس بات کی بنیاد ریزک رابین کے وہ بیانات ہیں جو انہوں نے وزیر اعظم بننے کے بعد دیئے ہیں۔ اگرچہ عرب ریاستوں نے رابین کے ان بیانات کو زیادہ سنجیدگی سے نہیں لیا۔ ان کا خیال ہے کہ وہ ایسے بیانات دے کر اسرائیل کی مدد کر رہے ہیں۔ اور عربوں میں پھوٹ ڈلوا کر قیام امن کوششوں کو غارت کرنے کا باعث بنیں گے۔

الجیریا کے نئے وزیر اعظم

الجیریا کے نئے وزیر اعظم بلائڈ (BELAID) عبدالسلام ۱۹۷۱ء میں الجیریا کی مرکزی حکومت میں وزیر تھے اور انہوں نے آئل فیلڈز کو نیشنلائز کیا تھا۔ وہ ایک عرصے سے شاذلی کی پالیسیوں سے اختلاف کا اظہار کر رہے تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ "آزاد مارکیٹ ایک نظریاتی دھوکہ ہے۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ بیرونی ممالک کے سرمائے کو اپنے ملک میں کام نہیں کرنے دوں گا۔ لیکن یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ میں سماجی انصاف اور اپنے ملک میں توازن کا مزور خیال رکھتا ہوں اور یہ دونوں چیزیں مجھے اتنی عزیز ہیں کہ کسی قیمت پر ان کو قربان کرنے کے لئے تیار نہیں۔ جب سے انہیں وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے ان کے پرانے خیالات جن کا وہ پہلے اظہار کر چکے تھے۔ سامنے لائے گئے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ عالمی مالیاتی فنڈ کے سخت خلاف ہیں اور الجیریا نے اسی فنڈ سے مدد کا مطالبہ کیا ہے یہ مطالبہ گذشتہ سال اس وقت کیا گیا تھا جب اصلاحات کے لئے اسے شرائط کا پابند بنایا گیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس فنڈ کے تمام اقدامات فرانس کی طرف سے کئے جاتے ہیں یا فرانس کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا جاتا ہے۔ وہ کھلم کھلا یہ کہتے ہیں کہ اس فنڈ کے ساتھ جتنے معاہدے کئے جا چکے ہیں ان سب کو ختم کر دینا چاہیئے تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ ان کے ان خیالات کے باوجود بیرونی ممالک کی تیل کمپنیوں کو کوئی پریشانی نہیں ہے۔ کیونکہ الجیریا نے خود ان سے معاہدے کئے ہیں۔ الجیریا کی سب سے بڑی آئل فیلڈ صمارا میں ہے اور اس کے متعلق نئے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہمیں چاہیئے کہ ہم اسے دوبارہ صفر سے شروع کریں اور اس سے تیل اور گیس حاصل کر کے بحران سے نکلیں۔

جمی کارٹر / جارج بش

جمی کارٹر جو ایک وقت میں امریکہ کے صدر رہ چکے ہیں نے کہا ہے کہ انہیں صدر بش کی انتظامیہ کی اس پالیسی سے اختلاف ہے کہ وہ دنیا بھر میں جوہری ٹیسٹ (تجربوں) پر پابندی لگانے کے خلاف ہیں انہوں نے کہا ہے کہ ہم پاکستان شمالی کوریا عراق اور لیبیا کو تو متنبہ کر رہے ہیں لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ ہماری یہ تنبیہہ بالکل کھوکھلی ہے کیونکہ ہمارے اپنے مغربی صحرا جوہری توانائی کے تجربات سے گونج رہے ہیں مسٹر کارٹر جوہری اسلحہ کے انتہائی مخالف ہیں ڈیموکریٹک نیشنل کنونشن کے ہزاروں نمائندوں نے ان پر داد و تحسین کے ڈونگرے برسائے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کی انتظامیہ ایسا لگتی ہے کہ جنگی اقدام کر رہی ہے بنسبت اس کے کہ وہ امن سے پیار کرتی ہو۔ اس کے علاوہ وہ غربا کو بھی نظر انداز کر رہی ہے۔ ڈیموکریٹک پارٹی کے اس اجلاس میں اس بات کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کی گئی کہ سیہ فام اور سفید فام آپس میں مل جل کر کام کر سکتے ہیں۔

روس بھارت

گذشتہ دنوں امریکہ نے ہندوستان اور روس پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی تھی کہ روس ہندوستان کو خلائی تحقیقات کیلئے راکٹ انجنز فروخت کرنے کے پروگرام کو منسوخ کرے۔ یہ پروگرام ۲۵۰ ملین ڈالر کی راکٹ انجنز کی خرید سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن ہندوستان کا کہنا ہے کہ روس نے کہا ہے کہ چونکہ ہندوستان روس سے مسلسل تعاون کر رہا ہے اس لئے اس پروگرام کو منسوخ نہیں کیا جائے گا۔ روس دو خلائی انجنز مہیا کرے گا۔ اور ہندوستانی سائنسدانوں کو سکھائے گا کہ مائع نائٹروجن ٹیکنالوجی سے کس طرح پاور راکٹس کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ امریکہ نے اس پروگرام کے پیش نظر روس پر اور ہندوستان پر بعض مخصوص پابندیاں لگائی ہیں اس نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ معاہدہ میزائیل ٹیکنالوجی کنٹرول رجیم کی خلاف ورزی ہے۔ اس معاہدے کے مطابق راکٹس ٹیکنیک کا پھیلاؤ ممنوع قرار دیا گیا ہے خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کو تو اس کی فراہمی قطعی طور پر روکنے کے لئے کہا گیا ہے۔ ہندوستانی حکومت اپنے حزب اختلاف کے دباؤ کے ماتحت ان پابندیوں کی پرواہ نہیں کر رہی۔ اور اپنے پروگرام کے مطابق روس سے راکٹ انجن خریدنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ حزب اختلاف کا یہ کہنا ہے کہ ہندوستان کی حکومت واشنگٹن کے دباؤ کو قبول کرتے ہوئے ملکی مفادات کو نظر انداز کر رہی ہے۔

کھانے کے بعد

برازیل میں تحقیقات کرنے والوں نے کہا ہے کہ اگر کھانا کھانے کے بعد کافی پی لی جائے تو یہ خوراک کی غذائیت کو کم کر دیتی ہے۔ یعنی جو خوراک پہلے کھائی جا چکی ہے اس میں جو غذائیت تھی اسکو اس طرح تحلیل کر دیتی ہے کہ اس کا جسم پر اچھا اثر نہیں پڑتا۔ سان پاؤلو کی یونیورسٹی کے سائنس دانوں کے ایک گروپ نے کہا ہے کہ ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ برازیل کی مقامی خوراک

باقی صـــ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پرویز احمد خان

الارض کانفرنس کیوں؟

قدرت نے ایک منظم اور مربوط نظام انسان کو ودیعت کیا۔ جو ایک تسلسل اور توازن سے کام کرتا ہے۔ لیکن حضرت انسان نے اس میں بگاڑ پیدا کر دیا۔ اب یہ بگاڑ اس دنیا کو آہستہ آہستہ ایک ناقابلِ تصور تباہی کی طرف گامزن کیے ہوئے ہے۔

خطرے کا نقارہ برازیل کے شہر ری او ڈی جینرو میں دنیا کے تمام ممالک کے نمائندوں نے مل کر بجا دیا ہے۔ ۱۰۶ ممالک کے سربراہ تک اظہار رائے کے لئے وہاں پہنچے۔ اس کانفرنس کی دلچسپ بات یہ ہے کہ دنیا کے روایتی حریف بھی اکٹھے مل بیٹھے۔ امریکہ، کیوبا اور عراق بھی تھے۔ فلسطینی اور اسرائیلی بھی تھے۔

ایک عام آدمی ضرور یہ سوچتا ہے کہ آخر ماجرا کیا ہے۔ میرے آس پاس تو کچھ بھی ایسا نہیں ہوا لیکن ہر طرف تہلکہ مچا ہوا ہے۔ آئیے ہم اس کے اسباب پر غور کرتے ہیں۔

ہماری زمین کے گرد ہوا کا غلاف ہے جسے کرۂ ہوائی یا STRATOSPHERE کہتے ہیں۔ اس کرۂ ہوائی کے آخر پر اوزون OZONE گیس O_3 کی تہہ ہے۔ اوزون کی یہ تہہ زمین کے گرد ایک حفاظتی غلاف کے طور پر کام کرتی ہے۔ سورج ہماری کائنات میں توانائی کا منبع ہے۔ جو اپنی توانائی شعاعوں کی صورت میں زمین پر پہنچاتا ہے۔ ان شعاعوں میں سات رنگ ہم قوس قزح میں دیکھتے ہیں۔ لیکن ان سات شعاعوں کے علاوہ اور بہت سی شعاعیں ہیں جو ہم دیکھ نہیں پاتے۔ رنگوں کی وہ ترتیب جو ہم قوس قزح یا منشور سے دیکھتے ہیں۔ اس کے ایک سرے پر سرخ اور دوسرے سرے پر بنفشی شعاعیں ہوتی ہیں۔ لیکن سرخ سے نیچے زیریں سرخ یا INFRARED شعاعیں ہوتی ہیں اور بنفشی سے اوپر بالائے بنفشی یا ULTRAVIOLET شعاعیں ہوتی ہیں بالائے بنفشی میں زیادہ توانائی والی شعاعیں ہوتی ہیں۔ جن میں گاما ریز GAMA RAYS ایکس ریز X-RAYS اور کاسمک ریز COSMIC RAYS شامل ہیں۔ یہی وہ زیادہ توانائی والی شعاعیں ہیں جو زمین کی طرف دوسری شعاعوں کے ساتھ سفر کرتی ہیں تو اوزون OZONE کی تہہ ان کو اپنے اندر جذب کر لیتی ہے اور باقی کم توانائی اور درمیانی توانائی والی شعاعوں کو زمین کی طرف جانے دیتی ہے۔ اب ہوا یوں ہے کہ اوزون OZONE کی یہ تہہ ختم ہونا شروع ہو گئی ہے۔ بلکہ سینکڑوں میل تک ختم ہو گئی ہے۔

آخر کون سے ایسے عوامل ہیں جن سے ایسا ہوا ہے۔ یہ کام انسان نے خود کیا ہے۔ اپنی تباہی کا گڑھا خود کھودا ہے بھولے سے۔ لیکن اب بھی یہ کام جاری ہے مجبوری سے۔

CFCS کلورو فلورو کاربنز جو روزمرہ کی بہت سی چیزوں میں استعمال ہونے والے مرکبات ہیں مثلاً پرفیومز PERFUMES جراثیم کش ادویات چیزوں کو ٹھنڈا کرنے والے آلات REFREGERATOR وغیرہ۔

موجودہ صدی کے وسط سے یہ مرکبات اپنے استعمال اور فوائد کے پیش نظر دنیا بھر میں وسیع پیمانے پر بنائے جانے لگے ہیں۔

یہ مرکبات جاندار اشیاء یعنی جانوروں اور پودوں پر کوئی تعامل REACTION نہیں رکھتے اور نہ ہی انسانی صحت یا اس کے ماحول پر کوئی برا اثر رکھتے ہیں۔ یہ مرکبات بہت ہلکے ہوتے ہیں اور تیزی سے بخارات بن کر بالائی فضاؤں میں پرواز کر جاتے ہیں۔

سائنسدان اس بات کا پتہ ابتدائی طور پر نہ لگا سکے کہ اوپر جا کر CFCS کلورو فلورو کاربنز کیا اثرات مرتب کریں گے ان مرکبات نے انتہائی بلندیوں پر جا کر اوزون OZONE کی حفاظتی تہہ سے تعامل کر کے اسے آکسیجن سالموں اور جوہروں میں تبدیل کرنا شروع کر دیا۔ یہ مرکبات آج بھی بن رہے ہیں اور ہم انہیں استعمال بھی کر رہے ہیں۔ اور اوزون بدستور ختم ہوتی جا رہی ہے۔

اب زیادہ توانائی والی مہلک شعاعیں جو OZONE کے ہاتھوں روک دی جاتی تھیں بلا روک ٹوک اس ٹوٹے ہوئے اوزون OZONE کے غلاف سے کرہ ارض میں داخل ہو رہی ہیں۔ اور زمین کے درجہ حرارت میں مسلسل اضافہ کا باعث بن رہی ہیں۔ فضاؤں کے درجہ حرارت کے ساتھ ساتھ سمندروں کا حجم بڑھ رہا ہے۔ ہزاروں سالوں کے منجمد GLACIERS گلیشیئرز پگھل رہے ہیں۔ موسموں میں غیر متوقع تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ سمندر کی سطح بلند ہونے کے ساتھ سمندری طوفانوں میں اضافہ متوقع ہے۔

دنیا کی ستر فی صد ۷۰٪ آبادی ساحل سمندر کے کنارے آباد ہے۔ بڑے بڑے شہر جیسے کراچی۔ بمبئی۔ نیویارک شنگھائی۔ ٹوکیو بلند ہوتے ہوئے سمندری پانی کی زد میں ہیں۔

سائنسدانوں نے تو یہاں تک قیاس آرائی کی ہے کہ اگر اوزون کی تہہ اسی تیزی سے ختم ہوتی رہی۔ تو اگلی صدی میں مالدیپ جیسے جزائر کا وجود ختم ہو جائے گا۔ کراچی کا ساحل ٹھٹھہ کے قریب آ جائے گا۔

دوسری طرف ان مہلک شعاعوں کا ڈائریکٹ انسانی صحت پر برا اثر مرتب ہو رہا ہے اور یہ جلد کے کینسر CANCER کا باعث بن رہی ہیں۔

آنے والی تباہی کی داستان ابھی ختم نہیں ہوئی۔ مسئلہ ماحولیاتی آلودگی کا بھی ہے۔

جن کارخانوں میں ہماری آسائشوں کی آسودگی کے سامان بنتے ہیں ان ہی کے ناکارہ مادے اور دھواں درپردہ ہماری تباہی کا جال بھی بن رہے ہیں۔ فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ CO_2 کاربن مونو آکسائیڈ CO اور سلفر ڈائی آکسائیڈ SO_2 گیسوں میں مسلسل اضافہ اور آکسیجن میں کمی واقع ہو رہی ہے۔

آبادی میں اضافہ اور کثرت سے مشینوں کے استعمال سے فضا میں موجود فطری توازن بگڑ گیا ہے۔ انسان اپنے پیٹ اور ہوس کا ایندھن بھرنے کے لئے اندھا دھند درختوں کو۔ تیل کو۔ گیسوں کو جلا رہا ہے۔ پودے تیزی سے ختم ہو رہے ہیں جو آب و ہوا کو متوازن رکھنے کا واحد اور قدرتی ذریعہ ہیں۔

فضائی آلودگی نے ایک اور مسئلے کو جنم دیا ہے۔ جسے سائنسی اصطلاح میں GREEN HOUSE EFFECT کہتے ہیں۔ پودے ضیائی تالیف یا PHOTOSYNTHESIS کے عمل سے اپنی خوراک بناتے ہیں۔ سورج سے آنے والی سرخ اور بالائی سرخ شعاعیں پودوں کے سبز پتوں میں جذب ہو کر ضیائی تالیف کے لئے توانائی مہیا کرتی ہیں۔ لیکن فضا میں ضرورت سے زیادہ کاربن ڈائی آکسائیڈ اور نائٹرو آکسائیڈ گیس ان شعاعوں کو جذب کر لیتی ہیں۔ اس طرح پودے ان ضروری شعاعوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اور انکی نشوونما متاثر ہو جاتی ہے۔

فضائی آلودگی کے باعث چھوٹے چھوٹے حشرات الارض اور جڑی بوٹیوں کی زندگی خطرے میں ہے۔ سمندری اور دریائی پانیوں کے آلودہ ہونے سے آبی جانور مر رہے ہیں۔ جاندار نایاب ہو رہے ہیں فطری حسن تباہ ہو رہا ہے۔ خوبصورت پرندے اور جانور اپنے بقاء کی جنگ ہار رہے ہیں۔

باقی ص۷ پر

بقیہ: ص۴ سے آگے

نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی۔
نگران: محترمہ سلیمہ میر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کراچی۔ محترمہ امۃ الحفیظ بھٹی صاحبہ قائم مقام صدر لجنہ اماء اللہ کراچی۔
ادارت: امۃ الباری ناصر
تزئین و ترتیب: طارق محمود بدر صاحب
تحقیق و تحریر: امۃ الشکور امجد بیگ۔ بشریٰ داؤد۔ خورشید عطاء۔ مولانا عبدالباسط شاہد منصورہ احمد عمر۔
اشتہارات: سلطان احمد طاہر۔ بیگم محمود احمد بھٹی۔ داؤد احمد قریشی۔
سرورق: شاہد احمد راجپوت
کتابت: خالد محمود اعوان۔

جن احباب کا مجلہ کی تدوین کرنے والوں نے شکریہ ادا کیا ہے ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج ہیں۔

ذکاء اللہ ڈھڈی — خوشنویس
ابوالحسن اعوان — خوشنویس
محمد کلیم طارق جاوید — خادم ڈرگ روڈ
محمد اکرم نوشاہی — خادم النور
عون علی صاحب (رائل کیلنڈرز) غیر از جماعت
رفیق احمد صدیقی صاحب (رائل کیلنڈرز) غیر از جماعت
علیم احمد صاحب (رائل کیلنڈرز) غیر از جماعت

جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۳ء کی بڑی تصویر (پوسٹر)، نیز ٹائیٹل کی تصویر کی ٹرانسپیرنسی جناب سلیمان احمد طاہر صاحب۔

اس بڑی تصویر کو جو مجلہ کی چوڑائی سے پانچ گنا بڑی ہے نہیں معلوم فن فوٹوگرافی میں کیا کہتے ہیں لیکن ہم اپنے ذوق کے مطابق اتنی بڑی تصویر کو دیکھ کر اسے جہازی تصویر کہہ کر سمجھتے ہیں کہ ابھی اس کا حق ادا نہیں ہوا۔ اس مجلہ کے پبلشر طارق محمود بدر ہیں اور غالباً انہیں یہ مجلہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ان کا پتہ ۱۳۷۰/۱۵ فیڈرل بی ایریا کراچی ۷۵۹۵۰ پاکستان۔ ہم ان تمام بہنوں اور بھائیوں کو تہہ دل سے مبارک باد دیتے ہیں انہوں نے ایک نہایت نظر نواز تسکین قلب کا حامل مجلہ پیش کر کے یقیناً ثواب کمایا ہے اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش میں برکت ڈالے اور انہیں اپنے فضلوں سے نوازے۔

ن۔س

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تصویروں کے فریم

جب تک فریم سستے ہوا کرتے تھے لوگ انہیں بدل دیا کرتے تھے۔ تاہم جب سے یہ مہنگے ہوئے ہیں انہیں بدلنے کا خیال دل سے نکال دیا گیا ہے۔ یہ یا تو جوں کے توں عرصہ دراز تک لگے رہتے ہیں یا پھر ان کی مرمت کر دی جاتی ہے۔

آپ کی تصویر کی خوبصورتی فریم کی مرہونِ منت ہے۔ جتنا اچھا فریم ہوگا تصویر اتنی بھلی لگے گی۔ فریم چاہے سادی لکڑی کا بنا ہو یا کندہ دار لکڑی کا، لوہے کا ہو یا پیتل کا، سلور کا یا پلاسٹک کا، اس کی بناوٹ خوبصورت ہونی چاہیئے تاکہ اس میں تصویر بھلی لگے۔

وہ تصویریں یا مناظر کی پینٹنگز جو ڈرائنگ روم، راہداری یا بیڈ روم میں لگائی جائیں۔ ان کے فریم کمرے کے فرنیچر یا ماحول اور سجاوٹ کے لحاظ سے خریدے جائیں تاکہ وہ اطراف سے ہم آہنگ ہو سکیں۔

آج کل اپنی تصویروں کو فریم میں لگانے کے بجائے چوکھٹوں پر چسپاں کرنے کا رواج مقبولِ عام ہے۔ جسے عرف عام میں ماؤنٹ (MOUNT) کرنا کہتے ہیں۔ یہ ایک سادہ مگر پُرکشش طریقہ کار ہے تاہم اگر اس پر دیرپا پلاسٹک کوٹنگ نہ کی جائے تو تصویر کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

خوبصورت مناظر کی تصویروں یا پینٹنگز کے بغیر کمروں کی آرائش ادھوری رہتی ہے اور کمرے سونے سونے نظر آتے ہیں۔ آجکل تو کپڑوں پر کشیدہ کاری کے ذریعے خوبصورت مناظر بنا کر فریموں میں سجایا جاتا ہے اور یہ فریم ڈرائنگ روم، سونے کے کمروں اور کھانے کے کمروں میں لٹکائے جاتے ہیں جو ان کمروں کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔

چند سال پہلے بڑی اور قد آدم تصویروں کا رواج عام تھا تاہم آجکل چھوٹی تصویروں کو پسند کیا جا رہا ہے۔ کہیں کہیں ایک جیسی تصویریں اور مناظر کے تین تین یا دو فریم ایک ساتھ لٹکائے جاتے ہیں۔ تو کسی گھر میں ایک بڑا اور ایک چھوٹا فریم ایک ساتھ لگایا جاتا ہے۔

آجکل جدید ڈیزائن کے فریموں میں کمپیوٹر اور مشینی تصاویر لگائی جا رہی ہیں۔ اسی طرح چین میں بنے ہوئے مناظر اور وہیں کے بنے فریم بھی مقبول ہو رہے ہیں۔

اسی طرح دھاتوں پر ابھرے نقوش والے فریم بھی بہت مقبول ہیں تاہم ان میں پرانی تصویریں بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ ان فریموں میں شیشہ استعمال نہیں ہوتا بلکہ میلا ہونے پر اور چمک ماند پڑنے پر ان کی پالش کرنی پڑتی ہے

بہت سے گھروں میں خلائی مناظر والی تصویریں بھی مقبول ہو رہی ہیں۔ ان کے فریم سٹین لیس سٹیل (STAINLESS STEEL) سے بنے ہوتے ہیں اور یہ نوجوانوں میں بہت مقبول ہیں۔

کچھ عرصے پہلے دستکاری کے ڈیزائن جن میں سندھ کا بنا ہوا نقش و نگاری کا کام، شمالی علاقوں میں بنا ہوا آئینوں کے ٹکڑوں کا کام اور پنجاب میں بنا ہوا پھولوں کا کام بھی فریموں میں لگا کر آرائش خانہ کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ اب پھر یہ فریم دوبارہ مقبول ہو رہے ہیں۔

سندھ کے شہر حیدر آباد میں چوڑیوں کا کام بڑی نفاست اور عمدگی سے کیا جاتا ہے اس کے ساتھ ساتھ وہاں چوڑیوں کی بھٹیوں میں رنگ برنگی شیشے سے قدرتی مناظر اور جانوروں کے مجسمے بھی بنائے جاتے ہیں خصوصاً شیشے کی بنی مختلف رنگوں کی پھول پتیاں بہت ہی خوشنما لگتی ہیں۔ شیشے کی ان پھول پتیوں کو ہارڈ بورڈ کے چوکور ٹکڑوں پر چسپاں کیا جاتا ہے اور انہیں فریم کے سائز کے مطابق کاٹ لیا جاتا ہے، بعد میں ان پر شیشہ لگا دیا جاتا ہے۔

فریموں کے نت نئے اور جدید انداز کے علاوہ پرانے انداز کے فریم بھی عوام میں مقبول ہیں خصوصاً وہ فریم جو تقریباً سو یا ڈیڑھ سو سال پرانے ہوں جن میں ان کے آباؤ اجداد کی تصویریں لگی ہوں۔ تاہم ان تصویروں اور ان کے فریم کو بربادی سے بچانے کے لئے اقدامات بھی ضروری ہیں۔ ورنہ ان کی ٹوٹ پھوٹ کا اندیشہ رہتا ہے۔ سب سے پہلے تو ان فریموں کو دیمک سے بچانا ضروری ہے۔ اسی طرح فوٹو کے کاغذ کو کاغذ خور کیڑوں سے بچانا ضروری ہے۔

اکثر پرانے فریم کونوں سے ٹوٹ جاتے ہیں یا نکل جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں فریم کو چاروں کونوں کو پٹیاں لگا کر مضبوط بنا دینا چاہیئے اگر کونوں کے جوڑ ڈھیلے ہو گئے ہوں تو انہیں الگ کر کے گلو (لکڑی کے جوڑ کا مسالہ) لگا کر دوبارہ جوڑ لینا چاہیئے گیلے جوڑ کو شکنجے میں لگا کر کئی گھنٹے رکھ دینا چاہیئے تاکہ جوڑ پکا ہو جائے۔

پتلی لکڑی کے تکون ٹکڑے لگا کر بھی فریم کے کونوں کو مضبوط کیا جا سکتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ چپٹی لکڑی کے تکون کاٹے جائیں اور ان کو فریم کے کونوں پر گلو اور پیچوں کی مدد سے لگا دیا جاتے۔ یہ طریقہ بڑے اور بھاری فریموں کی مرمت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

(اپنا گھر ۱۶ تا ۲۱ جولائی ۱۹۹۲ء)

عراق - منجمد اثاثے

عراق کو اقوام متحدہ سے معاہدہ کے مطابق خوراک اور دواؤں کے لئے جتنی رقوم کی ضرورت پڑتی ہے وہ بنک آف انٹرنیشنل سیٹلمنٹ ادا کرتا ہے۔ لیکن اب عراقی حکومت کے ایک نمائندے نے کہا ہے اور اس کا یہ بیان الجمہوریہ (اخبار) میں شائع ہوا ہے کہ بنک سے ۵۰۰ ملین ڈالر کا تقاضا کیا گیا تھا لیکن بنک نے یہ رقم ادا کرنے سے انکار کر دیا ہے اور چونکہ وہ انکار غیر قانونی ہے اس لئے عراقی حکومت اس بات پر غور کر رہی ہے کہ بنک آف انٹرنیشنل سیٹلمنٹ پر دعویٰ کر دے۔ جب بنک کے افسران سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ وہ اس قسم کی خبروں پر کوئی تبصرہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اگر عراق مقدمہ کرنا چاہتا ہے تو یہ اس کا اپنا فعل ہے۔ عراقی اخبار نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ بنک سیکورٹی کونسل کی ایک قرار داد کی خلاف ورزی کر رہا ہے کیونکہ قرار داد میں عراق کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ اپنے منجمد اثاثوں کو اپنے شہریوں کی خوراک اور دواؤں کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ یاد رہے کہ گذشتہ خلیج کی جنگ کے بعد عراق کو سزا کے طور پر اس کے بیرونی اثاثے منجمد کر دیئے گئے تھے۔ صرف خوراک اور دواؤں کے لئے اس میں سے رقوم حاصل کرنے کی اجازت ہے عراق تیل بھی فروخت نہیں کر سکتا۔ جس کی وجہ سے اس کے پاس اتنی رقم نہیں ہوتی کہ وہ اپنی ضروریات کی اشیاء خرید سکے۔

بقیہ: صا سے آگے

کر باعزت طور پر رہا کرنے کا حکم جاری کیا ۱۴ جنوری کو آپ کی باضابطہ رہائی عمل میں آئی۔

محترم قریشی ناصر احمد صاحب نہایت مخلص فدائی اور پُرجوش احمدی تھے۔ آپ کو شعر و شاعری سے بھی شغف تھا۔ آپ کا ایک شعر جو بہت مشہور ہوا۔ وہ آپ نے دوران اسیری کہا تھا۔ شعر ملاحظہ ہو۔

؎ جل چکیں سب آرزوئیں پت جھڑ کا موسم جا چکا
مجھ کو سرگوشی ہوئی ہے اب بہار آنے کو ہے

اسی غزل کا ایک اور شعر یہ تھا۔

؎ اک تسلسل سے فرشتے دے رہے ہیں یہ پیام
اذن کے ہیں منتظر قابو تنکار آنے کو ہے

آپ نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چھ بیٹے اور دو جڑواں بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ جن میں تین بڑے بیٹے شادی شدہ ہیں بیٹیاں اور تین بیٹے ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔ رہائی کے بعد آپ کی سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ آپ اپنی بیٹیوں کے فرض سے سبکدوش ہو جائیں۔

۲۹ جولائی کو جلسہ سالانہ لندن میں شمولیت کے لئے آپ کی سیٹ کنفرم تھی۔

مکرم قریشی ناصر احمد صاحب اور آپ کے بھائی مکرم قریشی رفیع احمد صاحب نے اسیری کا طویل عرصہ نہایت صبر و استقامت سے گذارا۔ اور ہمیشہ اللہ کی راہ میں اس اسیری کو اپنے لئے ایک اعزاز خیال کرتے رہے قریباً سات سال کا لمبا عرصہ اسیری میں گذارنا جماعت احمدیہ کی تاریخ میں قربانی کی ایک نمایاں مثال ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی قربانیاں قبول کرے۔ آپ کے درجات بلند کرے۔ اور لواحقین خصوصاً بیوہ نو عمر بیٹوں اور دونوں بیٹیوں کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور اپنے خاص فضل اور رحم سے ان کا حامی و ناصر ہو۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

بقیہ: ص۵ سے آگے

کھانے کے بعد کافی کا پینا نقصان دہ ہے ان کا کہنا ہے کہ کافی انسانی جسم میں معدنیات (MINERAL) مثلاً کیلشیم لوہا زنک اور سلونیم (SOLENUIEM) کی تحلیل میں مشکل پیدا کرتی ہے۔ اس مطالعے سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ برازیل کے لوگ جتنا زنک انہیں استعمال کرنا چاہیئے اس سے کم کرتے ہیں۔ اور نہ زنک انسانی بدن میں حل ہی نہیں ہوتا۔ اگر کھانا کھانے کے بعد کافی پی لی جائے۔ اس مطالعے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ بچوں کی ہڈیوں کی ساخت کے لئے منرلز بہت ضروری ہیں۔

بقیہ: ص۶ سے آگے

یہ سب حالات ایک بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ اپنی آسائشوں کے سامان اکٹھا کرنے، اسلحہ کے انبار لگانے اور چاند پر نو آبادیاں بنانے کی بجائے۔ خدا کی اس دنیا کو اپنے آبائی مسکن کو تباہی سے بچایا جائے۔ ورنہ آنے والی تباہی میں ہم سب برابر کے شریک ہوں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: اتوار کو دن بھر گرمی رہی۔ اگرچہ بادل بھی موجود ہیں۔ صبح پونے دس بجے سے وقفے وقفے سے بجلی کی فراہمی میں تعطل پیدا ہو رہا ہے۔

○ بی بی سی نے اپنے ایک تبصرے میں کہا ہے کہ گزشتہ ہفتے پاکستان کی دو اعلیٰ عدالتوں نے متضاد نوعیت کے فیصلے صادر کئے تھے۔ جن کی بنا پر یہ بحث ایک بار پھر تازہ ہو گئی ہے کہ عدالتوں اور پارلیمنٹ میں کس کو برتری حاصل ہے۔ وفاقی شرعی عدالت نے کہا تھا کہ اسے پارلیمنٹ پر برتری حاصل ہے۔ جبکہ ملک کی سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ پارلیمان کو عدالتوں پر بالادستی حاصل ہے۔

○ قانون نافذ کرنے والے اداروں اور پولیس نے کراچی شہر کے مختلف حصوں میں چھاپے مارے اور ۲۹ افراد کو گرفتار کرکے ان کی نشاندہی پر بھاری مقدار میں اسلحہ برآمد کر لیا ہے سب سے زیادہ اسلحہ لانڈھی سے برآمد ہوا۔

○ لاہور ہائیکورٹ کے ایک فل بنچ نے ۱۰۲ کوآپریٹو کمپنیوں کو ناپسندیدہ قرار دیئے جانے کے بارے میں گورنر پنجاب کی جانب سے جاری کردہ آرڈیننس کی دفعات ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ کو غیر آئینی اور بنیادی حقوق اور فطری انصاف کے اصولوں کے منافی قرار دے دیا ہے۔ تاہم حکومت پنجاب لاہور ہائیکورٹ کے فیصلہ کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرے گی۔

○ عراق نے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنی خود مختاری اور عظمت کے خلاف ہر قسم کی سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ وفاقی وزارت دفاع کے اخبار "القادسیہ" نے لکھا ہے کہ عراق کے خلاف دوبارہ فوجی آپریشن کی دھمکیاں عراقی حکومت کے فیصلے کو نہیں بدل سکتیں کیونکہ وزارت زراعت کی عمارت کے معائنے کی اجازت عراق کی خود مختاری کے خلاف ہے۔ بعد کی خبروں کے مطابق اقوام متحدہ میں عراق کے نمائندے نے کہا ہے کہ وزارت زراعت میں داخلے کے بارے میں اقوام متحدہ سے سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

○ بھارتی وزیر اعظم نرسیما راؤ کی ذاتی اپیل کے باوجود اجودھیا میں رام مندر کی تعمیر کا کام بدستور جاری ہے بلکہ سادھوؤں اور سنتوں نے یہ کام مزید تیز کر دیا ہے۔

○ الجزائر میں اسلامی فرنٹ سالویشن فرنٹ اور سیکورٹی فورسز کے درمیان جھڑپوں کے نتیجے میں ۲ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

○ شام کے دارالحکومت دمشق میں عرب ممالک کے وزرائے خارجہ اور پی ایل او کے رہنما ایک اجلاس میں مصروف ہیں اور مشرق وسطیٰ امن مذاکرات کے چوتھے دور کے سلسلے میں صلاح مشورے کئے جا رہے ہیں۔

○ دنیا میں سب سے بڑے کھیلوں کے مقابلے ۲۵ ویں اولمپکس کا ہفتہ کو سپین کے مشہور شہر بارسلونا میں آغاز ہو گیا۔ ایک ماہر تیر انداز کی کمان سے نکلے ہوئے جلتے ہوئے تیر سے بارسلونا مشعل روشن کی گئی۔ جلتی ہوئی مشعل ۴۰ روزہ سفر طے کر کے روایتی شہر اولمپیا سے بارسلونا لائی گئی۔ اور پانچوں براعظموں کی نمائندگی کرنے والا پرچم لہرایا گیا۔ سپین کے شاہ نے باقاعدہ افتتاح کیا۔

○ بھارتی وزیر دفاع مسٹر شرد پوار چین کے پانچ روزہ دورہ پر چین پہنچ گئے۔

گھریلو سامان برائے فروخت

فریج۔ سونی کلر ٹی وی، ہونڈا موٹر سائیکل ۱۵۵-H (-/۸۰۰۰) پنکھے اور دیگر قیمتی اشیاء نہایت سستی فروخت کیلئے۔ رابطہ:

داؤد احمد ناصر دار الفضل ۲۱/۱ ربوہ

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.